جانشین امیر شریعت سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری مدظلہ

ہماری غیرت مٹی نہیں ہے؟

بیاد تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت

۱۹۵۳ میں تحریک کے دوران لکھی گئی۔

ہنگام قیامت بیت گیا پر شور قیامت آج بھی ہے
الفت کا فسانہ عام ہوا تاثیر حقیقت آج بھی ہے
تحریک جہاد سے رغبت بھی اور شوق شہادت آج بھی ہے
ایماں کی حرارت آج بھی ہے اور جوش بغاوت آج بھی ہے
ملتان ہو لائلپور ہو یا لاہور ہو۔ کوٹ سیالاں ہو
یہ گنج شہیداں آج بھی اور انکی جلالت آج بھی ہے
باطل کی کچہری کا افسوں سطوت و شہرت ٹوٹ چکا
اسلام کی نصفت آج بھی ہے قرآں کی عدالت آج بھی ہے
تشہیر تو اب بھی ہوتی ہے مرزا کی نبوت کی لیکن
تبلیغ کے نام پہ سازش کی محمود[1] میں ہمت آج بھی ہے
آغاز سیاست حادثہ تھا انجام سیاست دیکھ لیا
وہ طوق و سلاسل کی شورش اور دار کی دہشت آج بھی ہے
تبلیغ ہو ختم نبوت کی اور اس کی بندش آپ کریں
اسلام سے یہ غداری ہے اور باعث لعنت آج بھی ہے
اشخاص پہ پہرے نام پہ قدغن پابندی تقریروں پر
جمہوریت کے پردہ میں ترویج امارت آج بھی ہے

۱۔ مرزائیوں کے دوسرے امام مرزا بشیر الدین محمود

تم لاٹھی، گولی. سولی سے بھی مسلۂ حل تو کر نہ سکے
وہ ایک مطالبہ ٹل نہ سکا اور اس کی وہ عظمت آج بھی ہے
طاقت سے تشدد سے تم نے تحریک کو ظاہر میں کچلا
پراتنا تم بھی مانتے ہو۔ تحریک کی ہیبت آج بھی ہے
بے کیف ہو تم بے روح ہو تم بے چین ہو تم بیتاب ہو تم
اے مقتدرو مظلوموں کی اتنی توکرامت آج بھی ہے
تم پر ہے و بال خون شہیداں اور مسلط بد بختی
خطرہ میں وزارت کل بھی تھی، ضغطہ میں حکومت آج بھی ہے
ناصر[۲] نے تو مرزائیوں کو قانوناً کافر گردانا
عاصی ہی سہی پر اس میں بھی ایمان کی غیرت آج بھی ہے
اللہ نے دین کو عزت دی ہم عاجزوں کی خود لاج رکھی
معلوم ہوا امت پہ نبی کی نظر عنایت آج بھی ہے
پر تم نے فقط انگریز کی خاطر کفر کو بھی اسلام کہا
سو تم پر حیرت کل بھی تھی اور تم پر حسرت آج بھی ہے
ہے عقل تو تم بھی مرتدوں کے کفر کا اب اعلان کرو
ورنہ تو وہی تحریک تحفظ ختم نبوت آج بھی ہے
پھر یاد رکھو ہٹ دھرمی کاانجام وہی بربادی ہے
عقبیٰ کی ندامت قطعی ہے اور دنیا کی ذلت آج بھی ہے۔

۲۔ جمال عبدالناصر مرحوم نے مصر میں مرزائیوں کو کافر قرار دیا تھا۔